WWW.NOVELSCLUBB.COM

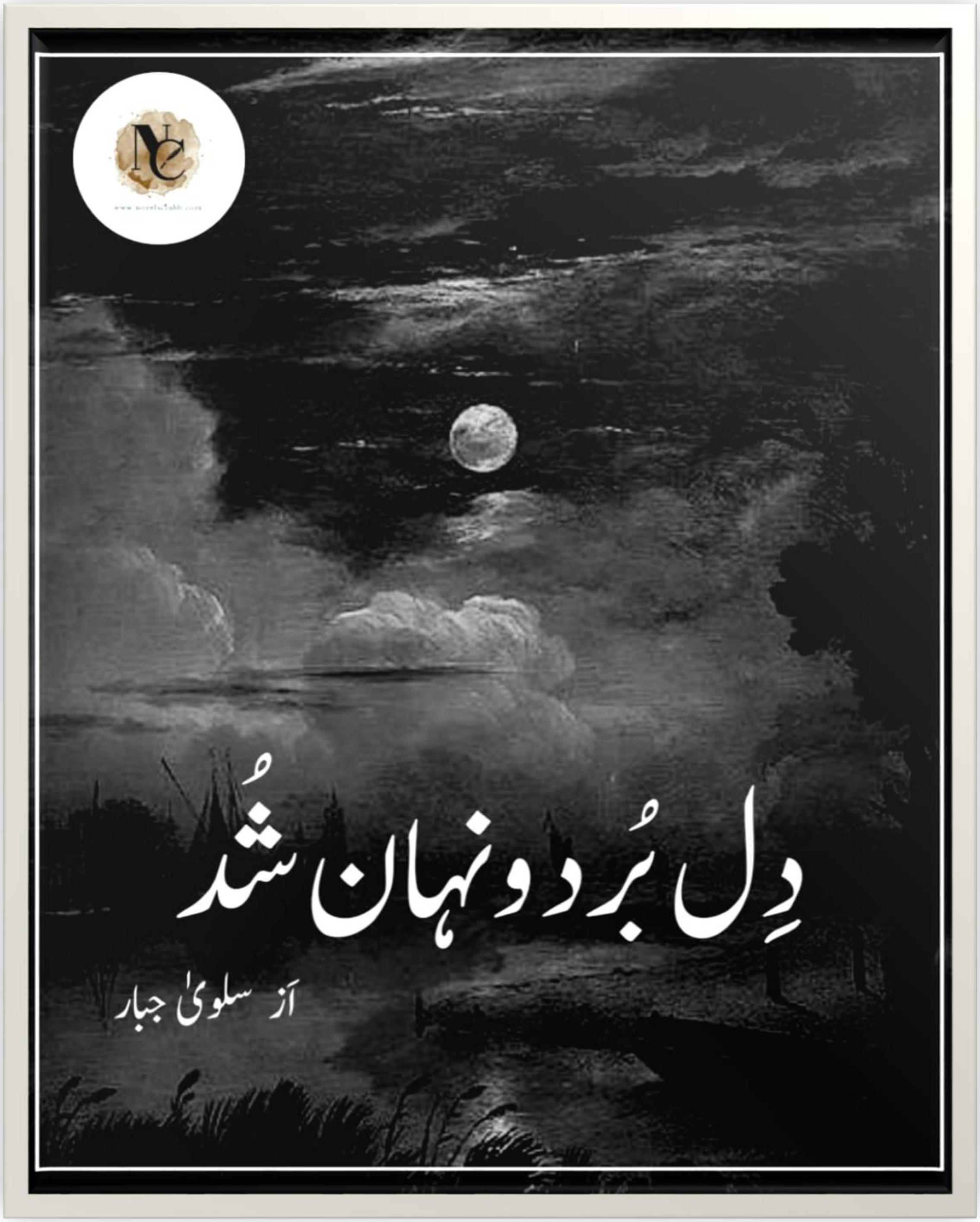

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دِل بُردو نہاں شُد

از سلویٰ جبار

www.novelsclubb.com

انتساب

"ہر اس شخص کے نام جس سے ہر کوئی اپنے حصّے کی زیادتی کر جاتا ہے۔۔!!"

www.novelsclubb.com

پیشِ لفظ

دِل بُردو نہاں شُد

(وہ میرا دل لے کر کھو گیا)

یہ وہ ناول ہے جس کو لکھنے کا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

ہاں لیکن کچھ ایسا لکھنے کا خیال کبھی کبھار آتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار تب آیا تھا جب دسمبر میں، رات کے ڈھائی بجے، شدید بارش میں مجھے آئس کریم کھانے کا شوق چڑھا تھا اور آئس لینڈ کے باہر میں نے ایک ویٹر کو بارش میں بھیگتے ٹھٹھرتے ہوئے آرڈر لیتے دیکھا تھا۔۔

ایک بار تب بھی خیال آیا تھا جب سڑک پہ ایک ٹریفک وارڈن کو ایک رکشے والے کا رکشہ توڑتے دیکھا تھا۔۔

پھر خیال آیا تب جب ہمارے ہمسایوں میں ایک لڑکی کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا کیونکہ اس کا بھائی جہیز نہیں بنا سکتا تھا۔۔

بس میں نے مذاق میں اس کہانی کو لکھنا شروع کیا پر کب میں اسے لے کر سیریس ہو گئی پتا ہی نہیں چلا۔۔اور اب میں چاہتی ہوں آپ سب بھی اسے پڑھیں۔۔

تو چلیں اب مزید تنگ نہیں کرتے اور کہانی شروع کرتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

Episode 3

وہ فون کان سے لگائے کمرے میں داخل ہوئے تو ان کی نظر سامنے ہی صوفے پر بیٹھی ثانیہ بیگم پر پڑی جو ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھی فیشن میگزین پڑھنے میں مصروف تھیں۔۔

بہت شکریہ پروفیسر صاحب۔۔ ٹھیک ہے جی۔۔ اللہ حافظ" وہ فون بند کرتے "وارڈروب کی طرف بڑھے اور اپنا سلیپنگ سوٹ تلاش کرنے لگے۔۔

www.novelsclubb.com

نشی ٹھیک ہے؟"ثانیہ بیگم نے میگزین کا ورق پلٹتے سرسری انداز میں پوچھا"

ہمم۔۔"وہ ہنکارا بھر کے پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئے"

تمہیں کیا ہوا ہے؟"وہ فوراً ان کا خراب موڈ بھانپ گئے تھے۔۔"

مجھے کیا ہونا ہے؟ میں کوئی پاگل تھوڑی ہوں۔۔" وہ جتانے والے انداز میں" کہتیں طنزیہ سا مسکرا دیں

انہوں نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اور وارڈروب کھلی چھوڑ کر ان کے ساتھ آ بیٹھے۔۔

نِشی پاگل نہیں ہے ثانیہ۔۔!! ایسے مت کہا کرو۔۔ میرا دل دکھتا ہے۔۔" وہ سر" صوفے کی پشت سے ٹکا گئے

میرا بھی دل دکھتا ہے آپ کو پریشان دیکھ کر۔۔ اور پریشانی بھی وہ جو آپ نے" زبردستی اپنے گلے ڈالی ہے۔۔" وہ میگزین ٹیبل پہ پٹخ کے ان کی طرف گھومیں

ثانیہ تم سمجھ نہیں رہی ہو۔ اسے بس ٹراما ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ ڈاکٹر نے" اسے پینک اٹیکس کی میڈیسن دی تو تھی۔ غلطی اس کی ہے۔ اس نے میڈیسن چھوڑ دی۔۔"

www.novelsclubb.com

ثانیہ بیگم خاموش ہو گئیں۔۔وہ خود بھی کافی دیر خاموش بیٹھے رہے پھر کچھ دیر بعد بولے

غلطی شاید میری ہی ہے۔ڈاکٹر نے بتایا بھی تھا کہ اپنی ماما کی ڈیتھ کی وجہ سے وہ" حس سے زیادہ جذباتی ہو گئی ہے۔۔مجھے کمپنی بیچنے والی بات نہیں کرنی چاہئیے تھی۔۔"وہ کچھ دیر بعد خود کلامی کے انداز میں بولے

ڈاکٹر کا تو دماغ خراب ہے۔۔اس حساب سے تو پھر آپ اس کی کسی بات سے انکار" ہی نہیں کر سکتے ورنہ اسے اٹیکس آنا شروع ہو جائیں گے۔۔اب کیا آپ اس کی آفس جانے کی ضد بھی پوری کریں گے؟؟ پھر سے بھیجیں گے اسے تاکہ وہ بار بار ہمارا تماشہ بنوائے؟"انہیں زمان صاحب کے انداز پہ تپ چڑھی تھی

تو اور میں کیا کروں؟میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی ہے پر اس کی سوئی وہیں" اٹکی ہے کہ وہ اپنی ماما کا بزنس سنبھالے گی۔۔ابھی اسی کے پاس سے آرہا ہوں۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آفس چھوڑنے کی بات پہ وہ پھر سے بیہوش ہونے والی تھی۔۔"وہ فکر مندی سے بولے

"پروفیسر صاحب کیا کہتے ہیں؟"

وہی بات۔۔ڈراما ہے۔۔اسے چھٹیوں پہ بھیج دیں، شادی کروادیں یا۔۔"وہ بولتے بولتے رُک گئے۔۔

یا؟"انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا"

یا جو وہ کہتی ہے اس کی بات مانیں۔۔جس طرح بھی سہی پر اس وقت اسے" مصروف رکھنا سب سے زیادہ ضروری ہے ورنہ وہ پھر سے ڈپریشن میں جا سکتی ہے۔۔"انہوں نے آہستگی سے بات مکمل کی اور ثانیہ بیگم کو دیکھا جن کے ماتھے پہ سوچ کی لکیریں واضح تھیں

"کیا سوچ رہی ہو؟"

زمان! کیا نشی کو واقعی صرف ڈپریشن ہی ہے؟" وہ کافی دیر بعد کچھ سوچ کے " بولیں

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ زمان کہ۔۔ کیا آپ کو اس کی حرکتیں عجیب نہیں لگتیں؟"

وہ حد سے زیادہ انٹروورٹ ہے اور کچھ نہیں۔۔" انہوں نے گویا خود کو تسلی دی "

میں نے بھی بہت انٹروورٹ لوگ دیکھے ہیں زمان! پر انوشے۔۔ اس کا رویہ کچھ " عجیب ہے۔۔ کیا آپ نے کبھی ان اٹیکس کے بعد اس پہ غور کیا ہے؟ وہ ایسے چلتی ہے جیسے خلا میں چل رہی ہو۔۔ ایسے دیکھتی ہے جیسے کسی اور دنیا میں ہو۔۔ اس کا لوگوں کو دیکھ کے حد سے زیادہ سہم جانا۔۔ بار بار اپنی مری ہوئی ماں کو بلانا اور پھر خود ہی خاموش ہو جانا۔۔ کیا یہ سب نارمل ہے؟؟" وہ گہری سوچ میں گُم کہہ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سنجیدہ طبیعت کی مالک ہے اور اپنی ماں کے بہت قریب تھی اسی لیے ایسی ہو گئی"

ہے۔۔ورنہ صحیح تو ہے بالکل۔۔اس کی دوستیں ہیں۔۔جب اپنی مرضی ہو تب

گھومتی پھرتی ہے۔۔اچھا خاصہ بولتی ہے۔۔"زمان صاحب کے ماتھے پہ فورا بل پڑ

گئے۔۔

اپنی اکلوتی اولاد کے بارے میں وہ کچھ الٹا سیدھا نہیں سوچنا چاہتے تھے۔۔

دوستیں ہیں پر کچھ عرصے سے ان سے ملنا بہت کم کر دیا ہے۔۔آخری بار وہ ایک"

سال پہلے آپ ہی کے ساتھ لنڈن گئی تھی گھومنے اور بولنا؟بولتی وہ صرف اپنے

مرضی کے لوگوں کے ساتھ ہے۔۔آپ باپ ہیں۔۔مرد غور نہیں کرتے۔۔میں

سوتیلی ہی صحیح پر ماں ہوں۔۔دن میں بارہ گھنٹے باہر رہتی ہوں تو بارہ گھر بھی ہوتی

ہوں۔۔"وہ تحمل سے انہیں سمجھانے لگیں

"شاید اسے ڈپریشن نہ ہو بلکہ کوئی اور۔۔"

کچھ اور نہیں ہے۔۔اسے بس دھیان بٹانے کی ضرورت ہے۔۔ فکر نہ کرو اس کا" حل بھی سوچ لیا ہے میں نے۔۔سب سے پہلے انوشے کے لیے پرنسل اسسٹنٹ کا انتظام کرنا پڑے گا۔۔ مجیب الرحمٰن ہر وقت اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔۔"وہ ان کی بات کاٹ کر بولے

انٹرویو تو چل ہی رہے ہیں نا۔۔ساتھ ہی اس کے لیے اسسٹنٹ بھی رکھ لینا۔۔"""" ثانیہ بیگم کو بھی یہ بات معقول لگی

اب یہی کرنا پڑے گا۔۔"وہ کانچ کی ٹیبل سے سیگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر سیگریٹ سلگا" کر لبوں میں دبائے سر صوفے کی پشت سے ٹکا گئے۔۔

www.novelsclubb.com

آج سورج پورے جوش سے نکلا تھا۔۔سردیوں کی بارشوں سے نم مناظر اس وقت چمکتی ہوئی دھوپ کی زد میں تھے۔۔

ٹریفک کے شور اور لوگوں کے سیلاب کے بیچ اس وقت وہ لاہور کے علاقے گلبرگ کی مصروف شاہراہ پہ موجود تھا۔۔

اس نے گردن اٹھا کر اس عالیشان بلڈنگ کا جائزہ لیا جس کا پتا اس نے گوگل سے نکالا تھا۔۔

گردیزی اسٹیٹ اینڈ بلڈرز کی پانچ منزلہ پُرشکوہ عمارت باہر سے دیکھنے میں شیشے کی معلوم ہوتی تھی۔۔

سورج کی شعاعوں میں چمچماتے شیشے اور پارکنگ میں عالیشان گاڑیوں کی آمد و رفت دیکھ کر اس کے دل میں ایک حسرت سی جاگی تھی۔۔

کاش! ایسی ہی کوئی عمارت اس کی ملکیت میں آجائے۔۔

وہ دل میں آتی سوچوں کو جھٹک کر اندر کی طرف بڑھا۔۔

دو دن اچھی طرح ہر پہلو پر غور و فکر کرنے کے بعد وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ ایک بار اسے انٹرویو دینے ضرور جانا چاہئیے۔۔اور پھر محنت اور قابلیت تو اس کی اپنی ہی ہو گی۔۔وہ کون سا زمان صاحب سے کوئی خیرات مانگ رہا تھا۔۔جیسے ہزاروں لڑکے لڑکیاں آتے ہیں وہ بھی اسی طرح انٹرویو دینے آیا تھا۔۔

اینٹرنس پہ چیکنگ کے بعد وہ گریٹنگ ایریا میں داخل ہوا جہاں دائیں جانب ریسیپشن تھی۔۔

"السلام علیکم!"اس نے ریسیپشن پہ کھڑی لڑکی کو سلام کیا"

"وعلیکم السلام سر! ہاؤ مے آئی ہیلپ یو؟"لڑکی نے کمپیوٹر کی سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور پھر کھل کر مسکرا دی۔۔

"کیا یہاں پر جاب انٹرویوز چل رہے ہیں؟"اس نے ارد گرد سر سری نظر دوڑائی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جی بالکل۔۔ کمپنی میں آئی ٹی پروفیشنلز اور سی ای او کے لیے اسسٹنٹ کے "

"انٹرویوز چل رہے ہیں۔۔ آپ کس سلسلے میں آئے ہیں؟

وہ اس کی بات پہ سوچ میں پڑ گیا۔۔ کمپنی کی عمارت دیکھ کے اسے اتنا تو اندازہ ہو گیا

تھا کہ یہاں اس کی دال نہیں گلنے والی تھی۔۔ لیکن اب آیا ہی تھا تو انٹرویو تو دے کر

ہی جانا تھا۔۔

"اسسٹنٹ کی جاب کے لیے۔۔"

(کیا پتا کمپنی کا سی ای او میری اس ناکارہ پرسنیلٹی سے متاثر ہو کر بغیر انٹرویو کے ہی

رکھ لے۔۔) وہ دل ہی دل میں سوچتا اپنی سوچ پہ خود ہی ہنس دیا

اوکے۔۔ آپ پانچویں فلور پہ چلے جائیں۔۔ وہاں لیفٹ سائیڈ پہ ویٹنگ روم ہو گا"

"وہاں انتظار کیجیے گا۔۔ اینڈ یور گُڈ نیم پلیز؟

طلال بِن طارق!" وہ گہرا سانس لے کر بولا"

www.novelsclubb.com

اوکے سر۔۔بیسٹ آف لک!"وہ لڑکی کچھ زیادہ ہی خوش اخلاقی دکھاتے ہوئے" بولی۔۔

یہ والک اِن انٹرویو تھا اس لیے اسے اپائنٹمنٹ کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔۔

طلال ویسے ہی سنجیدہ تاثرات لیے لفٹ کی طرف بڑھا۔۔پانچویں فلور پہ پہنچ کر وہ سیدھا بائیں جانب ویٹنگ روم میں جا کر بیٹھ گیا۔۔

وہاں بیٹھتے ساتھ ہی اسے اس بات کا شدت سے احساس ہوا تھا کہ جتنی اس کی سی وی خراب تھی اس سے کہیں زیادہ اس کی ڈریسنگ خراب تھی۔۔

(لو جی! یہاں تو سب ایسے پینٹ کوٹ پہن کر آئے ہیں جیسے کسی کا ولیمہ ہو۔۔)

www.novelsclubb.com

اس نے دائیں جانب لگے دیوار گیر شیشے میں اپنے حلیے پر نظر دوڑائی۔۔

بلیک پینٹ پہ بلیک ڈریس شرٹ اور اس پہ پرانی گھسی ہوئی براؤن لیدر جیکٹ پہنے براؤن لیدر سٹریپ والی سستی سی گھڑی (جس کے سیل ختم تھے) پہنے وہ ایک غریب شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے ڈریسنگ سینس نہیں تھی۔۔پر اس کے پاس یہ واحد سہی سلامت کپڑے تھے جن کو پہنا جا سکتا تھا کیونکہ اس کے اکلوتے تھری پیس کو تو ٹِڈیاں کھا گئی تھیں۔۔

لو بھئی! پہلا تاثر ہی غلط پڑے گا۔۔میں تو ان سب میں ایسے لگ رہا ہوں جیسے بارہ سنگھوں میں گدھا۔۔)

وہ شدید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا اس بات سے بے خبر کہ بے شک وہ تیار ہو یا نہ ہو سب کی نظریں اس کے چہرے پہ ٹکی ہوتی تھیں۔۔پھر نہ تو کوئی اس کے پرانے کپڑوں پہ غور کرتا تھا اور نہ ہی بند گھڑی پہ۔۔

وہ مقناطیسی شخصیت کا مالک تھا۔۔اسے کچھ کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔۔

اگر آج تک وہ اچھی نوکری کی تلاش میں در در کی ٹھوکریں کھا رہا تھا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ قدرت نے اس کے لیے کچھ اور سوچ رکھا تھا ورنہ کوئی شک نہیں تھا کہ طلال بِن طارق کو موقع مل جاتا تو وہ ایک کامیاب بزنس مین، بہترین سکالر یہاں تک کہ ایک فلمی ستارہ بننے کی صلاحیت بھی رکھتا تھا۔۔

(ویسے سی ای او کون ہے اس کمپنی کا؟ یقیناً زمان صاحب خود ہی ہوں گے۔)

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی تو کمرہ لڑکیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔۔یقیناً اس کی باری آنے میں ابھی بہت دیر تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے پورے کمرے پر ایک نظر دوڑائی اور پھر گہرا سانس لیا۔۔

سیاہ و سرمئی کے امتزاج سے مزین لکڑی کے بھاری فرنیچر والا یہ عالیشان آفس حال ہی میں انوشے کے لیے خصوصی طور پر سیٹ کروایا گیا تھا۔۔

اندر داخل ہوتے ہی عین سامنے والی دیوار پہ لکڑی کا بُک شیلف نسب تھا جس میں مختلف کتابیں اور کچھ شیلڈز سجی تھیں۔۔

بُک شیلف سے تھوڑے فاصلے پہ انوشے کا ٹیبل تھا جس کی ایک جانب اس کی ریوالونگ چیئر اور دوسری جانب دو کرسیاں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

انوشے کے ڈیسک سے کافی فاصلے پر کمرے کے دائیں کونے میں ایک اور ڈیسک موجود تھا جو آج صبح ہی رکھوایا گیا تھا۔۔یہ انوشے کے اسسٹنٹ کی جگہ تھی جسے آج اس نے خود ہی سلیکٹ کرنا تھا۔۔

اس نے گہرا سانس لیا اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو پاتے ہوئے فون اٹھا کر باہر بیٹھی ریسپشنسٹ کو پہلا امیدوار بھیجنے کا کہا۔۔

آج صبح ہی وہ زمان صاحب سے دو گھنٹے کا لیکچر لے کر آئی تھی۔۔ کیا پوچھنا ہے؟ کس طرح کے سوال کرنے ہیں یہ سب زمان صاحب نے اسے خود بیٹھ کر سمجھایا تھا پر اس وقت وہ شدید کنفیوز ہو رہی تھی۔۔

فوکس انوشے فوکس۔۔ تم کر سکتی ہو۔۔"اس نے اپنا اعتماد بحال کرنے کی" کوشش کی جو اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

"!مسٹر طلال"

اس نے کسی لڑکی کی آواز پہ سر اٹھایا تو اسی ریسپشنسٹ کو سامنے کھڑے دیکھ کر چونکا

"جی؟"

آپ انٹرویو کے لیے آجائیں۔۔"اس نے مسکرا کر کہا"

طلال نے ارد گرد بیٹھے باقی لوگوں کو دیکھا جو اس سے پہلے آئے تھے اور اب خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے کہ ضرور سفارش والا بندہ ہو گا۔۔

میں؟"اس نے الجھ کر پوچھا"

ہاں جی آپ۔۔"وہ کہہ کر مڑ گئی تو طلال بھی اس کے پیچھے آیا۔۔"

www.novelsclubb.com

آفس اس طرف ہے۔۔اور زیادہ حیران مت ہوں۔۔میں نے آپ کا نام سب سے اوپر لکھ دیا تھا اسی لیے مجھے ان کو بتانے بھی آنا پڑا۔۔"اس نے کونے میں

موجود فرنٹ ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو فون پہ مصروف ان دونوں کو بھی دیکھ رہی تھی۔

مہربانی!" وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔"

(اب اسے میں کیا کہوں؟) وہ دل میں سوچ کر اس چھوٹی سی راہداری کی طرف بڑھ گیا جس کے دونوں اطراف پیلی لائٹوں کے نیچے مختلف پینٹنگز جگمگا رہی تھیں۔۔

راہداری عبور کر کے سامنے ہی آفس کا دروازہ تھا۔۔اس نے دروازہ ناک کیا تو اندر سے کم اِن کی آواز آئی۔۔

(یہ زمان صاحب کی آواز اتنی زنانہ کب سے ہو گئی؟) وہ حیران ہوتے ہوئے دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تو اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔

آپ؟"ڈیسک کے پیچھے ریوالونگ چیئر پہ بیٹھی لڑکی کو وہ فوراً پہچان گیا تھا۔۔اسی" کی بدولت تو آج وہ یہاں موجود تھا۔۔

انوشے جو نوٹ پیڈ پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی اس کی آواز پہ چونک کے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

اسے اچانک ہی جیسے کچھ یاد آیا تھا۔۔

اس کی ماما کی آوازیں۔۔اس کا سڑک کے بیچ میں بیہوش ہونا۔۔طلال کا اسے ہاسپیٹل لے جانا۔۔

اسے نیم بیہوشی کی کیفیت میں ہوئے واقعات اس کی شکل دیکھ کر یاد آنے لگے۔۔

کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟"وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔"

طلال اس کی آواز پہ ہوش میں آیا

www.novelsclubb.com

"آپ تو نہیں البتہ زمان صاحب مجھے جانتے ہیں۔۔جب آپ اس دن لیبرٹی میں بیہوش ہو گئی تھیں تو میں آپ کو ہاسپیٹل لے کر گیا تھا۔۔" وہ خوداعتمادی سے چلتا اس کے ڈیسک کے سامنے آیا۔۔

انوشے بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔تو یہ تھا وہ لڑکا جس نے اس کی مدد کی تھی۔۔

"مے آئی؟" جب خاموشی کا دورانیہ طویل ہوا تو آخر کار طلال خود ہی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔

"یس اف کورس۔۔" وہ ایک دم سوچوں سے باہر آئی اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

"کیا نام ہے آپ کا؟" اس نے گہرا سانس لے کر خوداعتمادی ظاہر کرنا چاہی

"طلال بِن طارق!" اس نے جواب دینے کے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑی فائل ڈیسک پر رکھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ فائل کو ایک نظر دیکھ کر پھر اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

کیا کوالیفیکیشن ہے آپ کی؟"اس نے حلق تر کر کے ایک اور سوال پوچھا"

ایم اے جرنیلزم "اس نے ایک نظر اس کے حواس باختہ سے چہرے اور پھر ایک " نظر اس کے ہاتھوں کو دیکھا جس میں اس نے مضبوطی سے پین کو جکڑا ہوا تھا۔۔

(کنفیوزڈ!)اس نے اس کے بارے میں پہلی رائے قائم کی تھی۔۔

"کون سے ادارے سے؟"

ویرچول یونیورسٹی سے پرائیوٹ۔۔"اس نے عام سے انداز میں جواب دیا۔۔"

اب اس انٹرویو میں اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی کیونکہ ارد گرد کا ماحول اور اپنے ساتھ بیٹھے لڑکوں کی تعلیم اور تجربے کا سن کر وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ یہ نوکری اسے نہیں ملنے والی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

پرائیویٹ کیوں؟"غیر ضروری سا سوال تھا پر وہ کر بیٹھی تھی۔۔اس نے مٹھی میں دبوچا پین بھی ایک دم چھوڑ دیا تھا۔۔وہ کافی حد تک خود کو پُر سکون محسوس کر رہی تھی اور وجہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔

"دو دو جابز کر رہا تھا اس لیے۔۔"

"دو جابز کیوں؟"

گھر کا خرچہ چلانا تھا اس لیے۔۔"اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا"

گھر کا خرچہ چلانے کے لیے کوئی اور نہیں تھا؟"اس نے بے اختیار پوچھا لیکن پھر ٹھہر گئی۔۔نہیں یہ نہیں پوچھنا چاہیئے تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی نہیں!"اس نے مختصراً جواب دیا"

(نہایت اَن پرو فیشنل !) وہ ایک اور رائے بھی قائم کر چکا تھا اور طلال کی یہی تو سب سے بری عادت تھی۔۔ وہ لوگوں کے بارے میں بہت جلد رائے قائم کر لیتا تھا اور پھر چاہے جو بھی ہو جائے اس کی رائے نہیں بدلتی تھی۔۔

کون سی جابز کر چکے ہیں آپ؟" اس نے طلال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔ فارمل" شرٹ پہ لیدر جیکٹ پہنے سادہ سے حلیے میں اسے وہ ایک عام سالڑکا لگا مگر کچھ تو تھا۔۔ کچھ تو تھا جو اسے خاص بنا رہا تھا۔۔

خوبصورتی سے انوشے کبھی بھی متاثر نہیں ہوئی تھی۔۔ اس لیے یہ تو طے تھا کہ وہ کوئی اور ہی چیز تھی جو طلال بِن طارق کی موجودگی میں انوشے گردیزی کو پُر سکون کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ عرصہ ایک کال سینٹر میں جاب کی تھی۔۔ پھر وہاں سے نکال دیا گیا تو مختلف" ریسٹورنٹس میں ویٹر کی جاب کی۔۔ کچھ سے نکالا گیا کچھ میں نے خود چھوڑ دیں۔۔

آج کل بس بچوں کو ہوم ٹیوشنز دیتا ہوں۔۔"انداز بے حد عام سا تھا۔۔وہ جلد از جلد یہاں سے جان چھڑا کر نکلنا چاہتا تھا۔۔

آپ اتنی جابز سے نکالے کیوں گئے؟"وہ کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھی"

کیونکہ انہیں میرا رویہ اَن پروفیشنل اور رُوڈ لگتا تھا اس لیے۔۔"اب کی بار وہ ہلکا سا مسکرایا

سہی سہی۔۔"اس نے آہستگی سے سر ہلایا۔۔"

(لگتا تو صحیح تھا ویسے)اس نے دل میں سوچا

مسٹر طلال! مجھے آپ کو یہ جاب کیوں دینی چاہیئے جبکہ آپ کی تعلیم اور تجربہ" دونوں اس کے لیے کم ہیں؟"اس نے بڑی جرات کا مظاہرہ کر کے اپنی طرف سے آخری سوال کیا

www.novelsclubb.com

(بالکل !اس لحاظ سے تو آپ کو یہ جاب مجھے بالکل نہیں دینی چاہیے۔۔مجھے تو پہلے ہی پتا تھا)اس نے دل میں سوچ کر سر جھٹکا

ایم اے جرنیلزم کوئی کم تعلیم تو نہیں ہے اور اگر آپ نوکری دیں گی تو تجربہ بھی آ ہی جائے گا۔۔"اس نے ذہن پہ زیادہ زور دیے بغیر جواب دیا جبکہ وہ اس بات سے ناواقف تھا کہ وہ جو بھی جواب دیتا وہ انوشے کو صحیح ہی لگنا تھا کیونکہ وہ تو انٹرویو ہی پہلی بار لے رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔"اس نے کچھ سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا"

وہ خود بھی اپنی جرات پر حیران ہو رہی تھی۔۔یعنی اس نے انٹرویو لے لیا تھا؟وہ بھی بالکل صحیح صحیح؟یہ تو بہت حیرت کی بات تھی۔۔

طلال نے بیزاری سے اسے دیکھا جو خاموشی سے اس پہ نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔۔

(اب یہ کیا کرنا چاہ رہی ہے؟)

مسٹر طلال! یوُ آر سلیکٹڈ" اس کے منہ سے نکلنے والے اگلے الفاظ نے طلال کو"

پوری آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے پہ مجبور کر دیا۔۔

جی؟" اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔۔"

آپ کو اسسٹنٹ کی جاب کے لیے سیلیکٹ کر لیا گیا ہے۔۔" اس نے اپنے الفاظ"

پہ زور دیا۔۔

بیسک سیلری ایک لاکھ ہے اور انسینٹوز آپ کی کر کردگی کے لحاظ سے ہونگے۔۔"

باقی کی ڈیٹیلز آپ کو مجیب صاحب بتا دیں گے۔۔" اس نے ایک ہی سانس میں کہا

اور پھر مشکوک نظروں سے اسے دیکھا جو حیرت میں غوطہ زن بس اسے دیکھے جا رہا

تھا

www.novelsclubb.com

(کیا میں نے کچھ غلط تو نہیں کہہ دیا) انوشے نے فوراً دل میں سوچا جبکہ طلال یہ

سوچ رہا تھا کہ کیا اس نے تو کچھ غلط نہیں سن لیا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ حیران تھا۔۔ایک لاکھ تنخواہ؟ مگر کیوں ؟نہ تو اس کے پاس کوئی اعلیٰ وارفع تعلیم تھی نہ تجربہ۔۔پھر اس نے اتنی بڑی پوسٹ پہ خوامخواہ اسے کیوں رکھ لیا؟ کیا شکر گزاری میں کہ اس نے اس کی جان بچائی تھی؟؟

ایک بات بتائیں؟آپ نے مجھے یہ جاب کیوں دی؟"آخر وہ پوچھ ہی بیٹھا۔۔"

تاکہ آپ کے پاس تجربہ آجائے۔۔"اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکادیے۔۔"

وہ اس کے انداز پہ عش عش کر اٹھا۔۔

بہت شکریہ مِس۔۔؟"وہ کرسی سے اٹھ کر بولا پھر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا"

"!انوشے۔۔انوشے گردیزی"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ طلال نے سر ہلایا

بہت شکریہ مِس گردیزی۔۔"اس نے فارمل سے انداز میں کہا اور پھر فائل اٹھا" کر پلٹا اور آفس سے باہر نکل آیا۔۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے اس نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اور پھر اوپر آسمان کی طرف دیکھا

میں کتنا ناشکرا ہوں نا"اس نے چھت سے نظریں ہٹا کے اپنے پیچھے بند دروازے " کو دیکھا

(بیوقوف) آخری رائے بھی قائم کر دی گئی تھی۔۔

---

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا۔۔گھر کے قریب ہی مسجد سے مغرب کی اذانوں کی آواز آ رہی تھی۔۔

پورا محلہ اس وقت اندھیرے میں ڈوبا تھا سوائے ان چند گھروں کے جن میں یو پی ایس کی سہولت موجود تھی۔۔

ٹھنڈ اس قدر شدید تھی کہ سنسان گلیوں میں بس دھند کے ہیولے سے نظر آ رہے تھے۔۔اس نے بائیک باہر کھڑی کی اور گھر میں داخل ہوا تو ایک طوفان نے اس کا استقبال کیا۔۔

حسن اور حسنین پورے صحن میں چیختے چلاتے پکڑن پکڑائی کھیل رہے تھے۔۔

جویریہ انہیں خاموش کرانے کے چکر میں ان سے بھی زیادہ چیخ رہی تھی۔۔

اماں جی اور دادی ایک طرف چارپائی پہ بیٹھی چنے کھانے کے ساتھ ساتھ واپڈا والوں کو بددعائیں دے رہی تھیں۔۔چارپائی کے ساتھ ہی انگیٹھی دہک رہی تھی جس میں سلگتے کوئلے ایک آدھی چنگاری چھوڑتے تو وہ ہوا میں جا کر گم ہو جاتی۔۔

اماں جی نے ایک کونے میں دیوار کے ساتھ بیٹری (ٹارچ) جلا کر رکھی ہوئی تھی۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس منظر سے شدید کوفت کا شکار ہوتا مگر آج وہ بے حد خوش تھا۔۔اتنی بڑی نوکری اتنی آسانی سے ملنا کوئی عام بات تو نہیں تھی۔۔آج تو واقعی اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔

اسلام علیکم "وہ اندھیرے میں چیزیں پھلانگتا صحن میں آیا اور سب کو سلام کیا۔۔"

وعلیکم سلام "سب نے خوش اخلاقی سے جبکہ اماں جی نے منہ ہی منہ میں بدبدا کر" جواب دیا۔۔

آگیا میرا شہزادہ؟ کھانا ابھی کھائے گا؟"دادی نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے پیار" سے پوچھا

نہیں دادی۔۔بھوک نہیں ہے۔۔"وہ کھل کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔خوشی کی" شدت سے اس کی بھوک ہی مر گئی تھی

"ہاں بھئی بھوک کیوں ہو گی؟ سارا دن آوارہ گردی ہی کر کے آیا ہے۔۔ یہ کون سا ہل مار کے آیا ہے۔۔" اماں جی ابھی تک اس سے ناراض تھیں کیونکہ طلال نے معافی نہیں مانگی تھی۔۔

طلال نے افسردگی سے ان کی طرف اور پھر ہاتھ میں پکڑے مٹھائی کے ڈبے کی طرف دیکھا جو وہ جاب ملنے کی خوشی میں لایا تھا

"اے کبھی رہنے بھی دیا کر تحسین۔۔ بچہ باہر سے خوار ہو کے آ رہا ہے اور تُو نے آتے ہی اس پہ بم باری شروع کر دی۔۔" دادی جھٹ اپنے پیارے پوتے کی حمایت میں بولیں

"رہنے دیں امی! یہاں تو سب کو میں ہی غلط لگتی ہوں۔۔ میری پریشانیاں کوئی نہیں سمجھتا۔۔"

طلال خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا جن کو شاید ساری زندگی اس سے شکوے رہنے تھے۔۔

بھائی یہ مٹھائی کس لیے ہے؟" جویریہ نے پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے پوچھا جو" اس نے خاموشی سے پکڑ لیا۔۔

شادی کر لی ہے۔۔اسی کی مٹھائی ہے۔۔" وہ سب لوگوں کو ایک نظر دیکھ کر" پُرسکون انداز میں بولا اور پھر گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پینے لگا۔۔

سب ایک دم خاموش ہو گئے۔۔کمرے سے باہر آتی شہناز ٹھہر گئی۔۔اماں جی اور دادی حیرت اور صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگیں جس کے چہرے سے ہر گز نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔۔

"بھائی؟ مذاق کر رہے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اماں کب سے تو کہہ رہی تھیں کہ مجھے اپنی ذمے داریاں سنبھالنی چاہئیں۔۔اب دیکھو شادی سے بڑی ذمے داری تو کوئی نہیں ہے نا۔۔تو کیا ہوا اگر میں ہل نہیں مار سکتا۔۔میں اماں کی پریشانیوں کے حل تو نکال سکتا ہوں۔۔"وہ اطمینان سے پانی پیتا ان سب کو دیکھنے لگا جو پتھر کی مورتیں بنے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

پھر آہستگی سے اٹھا اور گلاس اور مٹھائی کا ڈبہ جویریہ کو پکڑا کر صحن سے اوپر جاتی سیڑھیاں پھلانگتا چھت پر چلا گیا۔۔

سنا؟ سنا آپ نے ؟ کیا کہہ کے گیا ہے یہ نالائق ؟ جھوٹ بول رہا ہے نا یہ ؟"اماں جی اس کے جاتے ہی جیسے ہوش میں آئیں۔۔

شہناز ان سب کو دیکھتی خاموشی سے چھت پر طلال کے پیچھے چلی گئی۔۔

"یہ تو تم نے بہت اچھا کیا۔۔مجھے خود بھی پہلی ملاقات میں وہ لڑکا کافی قابل اور محنتی لگا تھا تبھی اسے کارڈ بھی دیا تھا۔۔"زمان صاحب کی آواز فون کے سپیکر سے گونج رہی تھی۔۔

اس وقت انوشے سومنگ پوُل کے کنارے ٹراؤزر کے پائنچے فولڈ کیے پانی میں ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی۔۔اس نے سارا واقعہ زمان صاحب کو بتایا تھا کہ کیسے اسے اسی دن والا لڑکا ملا اور اس نے فوراً اپنی تسلی کے بعد اسے رکھ لیا۔۔

آج وہ بہت خوش تھی۔۔اس نے بیہوش ہوئے یا ہارما نے بغیر خود انٹرویو لیا تھا اور وہ طلال کو رکھ کر مطمئن بھی تھی۔۔

"اب تو آپ مجھے آفس جانے دیں گے نا؟"وہ امید بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی"

www.novelsclubb.com

میں نے پہلے بھی کب منع کیا تھا پر نسس۔۔وہ تو بس تمہاری طبیعت کے پیشِ نظر کہا تھا۔۔"وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے

انوشے کو اچانک ان کی بات سے کچھ یاد آیا

"بابا!! وہ جو کوریڈور میں پینٹنگز لگی ہوئی ہیں۔۔ان میں جو سب سے پہلے والی پینٹنگ ہے جس پہ ہاتھ بنا ہے۔۔وہ آپ نے کہاں سے لی تھی؟"

زمان صاحب اس کی بات پہ ایک دم خاموش ہو گئے اور کافی دیر خاموش ہی رہ گئے۔۔

تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"وہ کچھ دیر بعد بولے۔۔"

www.novelsclubb.com

ویسے ہی۔۔مجھے اچھی لگی۔۔"اسے ان کا انداز کچھ کھٹکا تھا۔۔"

وہ تمہاری ماما نے بنا کر مجھے گفٹ کی تھی۔"لہجہ یاسیت بھرا تھا۔"

انوشے کا دماغ ایک دم الجھ گیا۔۔پر کس بات پہ یہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔

ہاں مجھے یاد ہے۔۔ماما کو رنگوں سے محبت تھی۔۔ تبھی تو وہ فیشن ڈیزائنر بھی بنی تھیں۔۔" وہ آسودگی سے مسکرا دی۔۔

چلو تم کل کے لیے آفس کی تیاری کرو۔۔میں ذرا دو تین کام دیکھ لوں۔۔" زمان صاحب کہہ کر فوراً ہی فون بند کر گئے۔۔وہ فون کی بند سکرین کو خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی۔۔

اب اسے اپنی ماما یاد آ رہی تھیں۔۔وہ کتنا وقت دیتی تھیں اسے۔۔وہ بھی تو پاکستان کی ٹاپ کی فیشن ڈیزائنر تھیں۔۔وہ بھی مصروف رہتی تھیں۔۔پر انہوں نے کبھی انوشے کا فون نہیں کاٹا تھا۔۔ کبھی اسے خود سے جانے کو نہیں کہا تھا۔۔

وہ اسے سنتی تھیں۔۔ سمجھتی تھیں۔۔انوشے کی ماما صرف اس کی ماں نہیں تھیں وہ اس کا سب کچھ تھیں۔۔وہ گئی تھیں تو گویا کائنات سے رنگ چلے گئے تھے۔۔وہ چھوڑ گئی تھیں تو جیسے وہ تنہا ہی رہ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے گہرا سانس لے کر سویمنگ پول پہ نظریں جما دیں۔۔پانی ٹھہرا ہوا تھا مگر اس کی سوچیں انتشار کا شکار تھیں۔۔اچانک اس کا ذہن ایک نقطے پہ آ کر ٹھہر گیا مگر یہ کیا؟اب تو پانی میں بھی ہلچل شروع ہو گئی تھی۔۔

اس نے دیکھا کے سومنگ پول کے بیچ میں گول دائرے کی صورت لہریں سی بن رہی تھیں۔۔اب وہ لہریں گول گول گھوم رہی تھیں جیسے کسی چیز کے گرد طواف کر رہی ہوں۔۔اسے اپنا دماغ بھی لہروں کی طرح گھومتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

اسے اپنے نیچے سے ماربل کا فرش سرکنے کا احساس ہوا۔۔شاید وہ آہستہ آہستہ پانی میں اترتی جا رہی تھی۔۔

کچھ لمحوں بعد ہی وہ سمونگ پول میں تیر رہی تھی۔۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور چہرہ پانی کے اندر کر لیا۔۔پانی کافی گہرا ہو گیا تھا جبکہ سومنگ پول کی گہرائی تو بہت کم تھی۔۔وہ حیران بھی ہو رہی تھی۔۔

پانی کی سطح پر بنتے گول گول دائرے نیچے اس کے مقابل آ گئے تھے اور اب ایک بھونڈر کی صورت اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔اس نے حیرت سے اس عجیب سی چیز کو دیکھا جو ایسے لگ رہا تھا جیسے پانی سے بنا کوئی بڑا سا غبار آلود بلبلہ ہو۔۔

اس نے تیر کر باہر نکلنا چاہا مگر یہ کیا؟ وہ باہر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی پر نکل نہیں پا رہی تھی۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے سر پہ کوئی غیر مرئی چھت آ گئی ہو جو اسے اوپر جانے سے روک رہی ہو۔۔

اس کا سانس تنگ ہو رہا تھا۔۔مزید سانس روکے رکھنا مشکل تھا۔۔اس کی آنکھوں کے آگے تاریکی چھانے لگی جب اسے دائیں جانب سے ایک روشنی پھوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو حیرت سے اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔

وہ اوپر آئی تو طلال کو ایک کونے میں چھت بنیرے کے پاس کھڑے دیکھا جو نیچے گلی میں جھانکتا نا جانے کن سوچوں میں گم تھا۔۔

اس کی ہمیشہ سے عادت تھی۔۔وہ جب کبھی اداس یا پریشان ہوتا تو بغیر کسی سے کچھ کہے چھت پر آکر گھنٹوں بیٹھا رہتا تھا۔۔

ناز کو اس کے لیے افسوس ہوا۔۔اماں بھی کبھی کبھی زیادتی کر جاتی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر کیوں کھڑی ہو آجاؤ۔۔" وہ اسی طرح کھڑے کھڑے بولا "

ناز اس کے اچانک بلانے پر اچھل پڑی

توبہ طلال ! ایک تم اور ایک تمہاری یہ عورتوں والی چھٹی حِس۔۔"وہ اس کے" ساتھ آکر کھڑی ہوگئی اور اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو کسی بھی احساس سے عاری تھا۔۔

ایسا کیوں ہوتا ہے شہناز ؟"وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا"

"کیسا؟"

"کوئی آپ کی مجبوری کیوں نہیں سمجھتا؟"

کیونکہ انسان انسانوں کو نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان کی مجبوریوں کو۔۔ہر بندہ خود کو" مجبور سمجھتا ہے۔۔ہر کوئی اپنے مسلوں میں الجھا ہے۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی

پر گھر والوں کو تو سمجھنا چاہیئے نا۔۔اور ماں۔۔مائیں تو اولاد کی رگ رگ سے" واقف ہوتی ہیں۔۔جب میں نے اپنی پڑھائی۔۔اپنا شوق چھوڑ کر نوکری شروع کی تھی تب تو میں بہت اچھا بیٹا تھا پھر اب کیوں برا بیٹا بن گیا ہوں ؟"وہ دلگرفتگی سے مسکرا دیا

www.novelsclubb.com

ناز!! کیا غربت اتنی بڑی گالی ہوتی ہے؟ کیا پیسہ اتنا اہم ہوتا ہے؟" آج وہ شاید سب سوالوں کے جواب چاہتا تھا۔۔اس کے دل پہ بوجھ سا تھا جسے وہ ہلکا کرنا چاہتا تھا۔۔

"پیسہ خوشیوں کی زمانت تو نہیں ہوتا طلال۔۔پیسہ کہاں اہم ہوتا ہے۔۔اہم تو خوشیاں ہوتی ہیں۔۔وہ جو دل میں ایک اطمینان ہوتا ہے نا بس وہ ضروری ہوتا ہے۔۔ورنہ تو بڑے بڑے امیر گھرانوں میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو زندگی سے بیزار ہوتے ہیں۔۔اور چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں بھی ایسے لوگ بستے ہیں جن کے چہروں سے خوشی اور اطمینان پھوٹتا ہے۔۔" وہ دھیمے لہجے میں اسے سمجھانے لگی

www.novelsclubb.com

"یہ سب تو کہنے کی باتیں ہیں۔۔دو دن فاقے کاٹنے پڑیں تو چہرے سے خوشی، سکون سب غائب ہو جاتا ہے۔۔دنیا کی سب سے بڑی سچائی پیسہ ہے۔۔یہ ہے تو سب ہے۔۔یہ نہیں تو صرف خواری ہے۔۔" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا

"تمہیں ہوا کیا ہے آج؟ ناامیدی والی باتیں کیوں کر رہے ہو؟"

دل اچاٹ ہو گیا ہے ہر چیز سے۔۔ایک عجیب سی بے سکونی ہے۔۔ذہن کشمکش کا" شکار ہے اور دل اندیشوں کا۔۔ایک خالی پن کا احساس ہے اور پتا نہیں کیوں پر میں زندگی سے بیزار ہوتا جا رہا ہوں۔۔"وہ سر جھٹک کر بولا۔۔

کیا پتا طلال تمہاری بے سکونی کی وجہ غربت نہ ہو کچھ اور ہو۔۔"شہناز کچھ سوچتے" ہوئے بولی

مثلاً؟"اس نے چونک کے اسے دیکھا۔۔"

پتا ہے میں نے تمہیں پُر سکون کب دیکھا تھا؟"وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی جو" کافی مرجھایا ہوا تھا۔۔

جب تم تہجد کی نماز پڑھ کے صحن میں ابا کے ساتھ بیٹھ کر قرآن پاک کی منزل" پڑھتے تھے ناتب جو تمہارے چہرے پہ ہوتا تھا وہ سکون ہوتا تھا۔۔جب تم جمعے

www.novelsclubb.com

والے دن مسجد میں اذان دیتے تھے۔۔جب تم نعتیں پڑھتے تھے اور تمہاری آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔۔غریب تو ہم تب بھی تھے طلال پر تب تمہیں دیکھ کر ایسا کیوں لگتا تھا کہ تم سے زیادہ امیر اور کوئی نہیں ہے۔۔

تمہارے ہاتھ میں ہر وقت جو کاؤنٹر والی تسبیح ہوتی تھی وہ ایسی کیوں لگتی تھی جیسے ہفتِ اقلیم کا خزانہ ہو؟غربت تو تب بھی تھی پر تب تم ایسی باتیں نہیں کرتے تھے۔۔تب اماں ڈانٹتی تھیں تو تم ہنستے تھے۔۔تب روٹی کھانے کے پیسے نہیں ہوتے تھے تو تم ہوتے تھے جو سب کو تسلیاں دیتے تھے۔۔" وہ پرانا وقت یاد کرتے مسکرا رہی تھی اور وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"وہ طلال جو تھا نا۔۔وہ اللہ کا پیارا بندہ۔۔وہ سب کو حدیثیں اور آیتیں سنانے والا حافظ طلال۔۔وہ بہت پر سکون ہوتا تھا۔۔تم نے خود کو دنیا میں الجھا لیا ہے۔۔خود بتاؤ تمہارے دماغ میں ہر وقت کیا چلتا رہتا ہے؟"

یہی کہ پیسے کمانے ہیں اور کیسے کمانے ہیں۔۔"اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔ بات تو سچ تھی۔۔آج اسے اتنی اچھی نوکری ملی تھی کہ غربت کا مسلۂ بھی حل ہو جانا تھا مگر پھر بھی وہ اس طرح خوش نہیں ہو پا رہا تھا جس طرح ہونا چاہیئے تھا۔۔

بس پھر آگے خود ہی دیکھ لو۔۔میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔"اس نے ہاتھ کھڑے کرنے والے انداز میں کہا۔۔

شہناز! تمہاری شادی میں بہت دھوم دھام سے کراؤں گا۔۔"اس کے ذہن کی رو اچانک ہی پلٹ گئی تھی۔۔

وہ ایسا ہی تھا۔۔ایک بات کرتے کرتے ہی دوسری یاد آجاتی اور پھر پہلی چھوڑ کے دوسری کے پیچھے پریشان ہونا شروع کر دیتا تھا۔۔

"کیسے؟ جیسے آج خود کر کے آئے ہو؟"

وہ بے اختیار ہنس پڑا

"وہ تو ایسے ہی اماں کو تنگ کر رہا تھا۔۔"

اب جا کے تسلی دو انہیں۔۔ نیچے شور ڈالا ہے انہوں نے۔۔ تمہارے مذاق کو سچ" سمجھی ہیں۔۔"

"ہم تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔"

جلدی آؤ۔۔" شہناز یہ کہہ کر چلی گئی جبکہ وہ کافی دیر تک وہیں کھڑا رہا یہاں تک" کہ گلی کے آخر میں بنی مسجد سے نمازی باہر نکلنا شروع ہو گئے۔۔

نمازیوں کے چہروں سے جھلکتے سکون اور ان کے انداز کا ٹھہراؤ دیکھ کر ایک دم اس کے دل کو کچھ ہوا۔۔

ایک عرصہ گزر گیا تھا اس کی نمازیں پوری نہیں ہو پا رہی تھیں۔۔ صرف جمعے کی نماز مسجد اور ہفتے میں چند نمازیں وہ گھر میں ہی پڑھ لیا کرتا۔۔

www.novelsclubb.com

میں بھی ویسے ناشکرا ہی ہوں۔۔"اس نے خود سے سرگوشی کی۔۔"

اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو حیرت سے اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔

وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں انہیں پہچان گئی تھی۔۔

وہی پر شفقت مسکراہٹ۔۔

وہی گہری آنکھیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہی دمکتا چہرہ۔۔

ہاں یہ وہی تو تھیں۔۔

روشنی کے ہالے میں زیرِ آب دمکتا وجود اور کسی کا نہیں اس کی ماں کا تھا۔۔

وہ بھول گئی تھی کہ اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔

اس نے غور نہیں کیا تھا کہ چھے فٹ کا سویمنگ پُول سمندر جتنا گہرا کیسے ہو گیا۔۔

اسے سانس نہیں آ رہا تھا پر وہ تو ویسے بھی سانس لینا بھول گئی تھی۔۔

اس وقت اسے یاد تھا تو بس یہ کہ سامنے اس کی ماں تھی۔۔

وہ ششدر سی اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جو آج بھی بالکل ویسی ہی تھی۔۔

انہوں نے انوشے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر اوپر کی طرف اشارہ کیا۔۔

انوشے کو ایک دم احساس ہوا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے پوری طاقت کا استعمال کر کے زور لگایا اور پانی سے باہر سر نکالا۔۔

چہرہ باہر نکلتے ہی اسے کھانسی چھوٹ گئی۔۔اس نے ایک گہرا سانس اندر کھینچا اور کھانسی پر بمشکل قابو پایا۔۔

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔۔سویمنگ پول اپنی اصلی حالت میں موجود تھا۔۔وہ ایک لمحے کی دیر کیے بغیر پانی سے باہر نکلی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ ڈر گئی تھی۔۔بہت زیادہ ڈر گئی تھی کیونکہ جو اس نے دیکھا تھا وہ عام بات نہیں تھی۔۔وہ کوئی خواب نہیں تھا جسے وہ بھول جاتی۔۔وہ کوئی جھکاوا یا نظر کا دھوکا نہیں تھا۔۔

اس نے جو دیکھا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے جو محسوس کیا وہ حقیقت تھی۔۔

لیکن اگر اس کی ماں حقیقت تھی تو پھر جھوٹ کیا تھا؟؟

اس وقت وہ کچھ بھی سوچنے کی حالت میں نہیں تھی۔۔

جاری ہے۔۔

www.novelsclubb.com